بسم اللہ الرحمن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵
روزنامہ الفضل قادیان
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا
چہارشنبہ
جلد ۳۳ | ۲۱ ماہ امان ۱۳۲۴ ہش | ۶ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ | ۲۱ مارچ ۱۹۴۵ء | نمبر ۶۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ماہ امان۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد۔ کانوں میں درد اور گردن کے اعصاب میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کامل کے لئے دعا کریں۔

سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

مکرم مولوی عبدالسلام صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی چھوٹی بیگم صاحبہ بعارضہ ملیریا بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

آج ملک محمد عبداللہ صاحب۔ گیانی عباداللہ صاحب اور مولوی بشیر احمد صاحب شام چوراسی کے جلسہ سے واپس آئے۔

الفضل قادیان ۶ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ

اسلام میں نظامِ زکوٰۃ کے اصول

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

تاریخ عالم کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ ہر زمانہ کے الگ الگ مسائل ہوتے ہیں اور الگ الگ مشکلات اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ موجودہ زمانہ کے مادی مسائل میں سے سب سے زیادہ اہم اور سب سے زیادہ قابلِ توجہ مسئلہ قومی اقتصادیات کا مسئلہ ہے یعنی یہ کہ سامانِ معیشت کے پیدا کرنے کے ذرائع اور افراد و اقوام میں دولت کی تقسیم کے طریق کن اصول پر مبنی ہونے چاہئیں۔ آجکل کی بیشتر سیاست خواہ وہ کسی ملک کے ساتھ تعلق رکھتی ہو۔ اسی خاردار مسئلہ کے ساتھ لپٹی ہوئی ہے۔ اور احمدیت کو بھی آگے چلکر اسی مسئلہ کے ساتھ دوچار ہونا ہے۔ بہرحال موجودہ زمانہ کے تمام نظامات کسی نہ کسی پہلو سے اس مسئلہ کے ساتھ براہ راست وابستہ ہیں۔ چنانچہ انگلستان و امریکہ کی سرمایہ داری اور روس و جرمنی کی سوشلزم (جو روس میں کمیونزم اور جرمنی میں نیشنل سوشلزم کی صورت میں قائم ہے) اسی پیچیدار مسئلہ کی مختلف شاخیں ہیں۔ جو بعض ممالک میں ایک انتہاء کی طرف اور بعض ممالک میں دوسری انتہاء کی طرف جھک گئی ہیں۔ اور ہر دُور بین آنکھ دیکھ رہی ہے۔ کہ اگر ان انتہاؤں نے جلدی ہی کوئی عملی مفاہمت کی صورت اختیار نہ کی۔ تو ایک تیسری عالمگیر جنگ اور غالباً سب جنگوں سے زیادہ ہولناک جنگ ہمارے دروازے پر کھڑی ہے بلکہ جیسا کہ بائیبل اور قرآن و حدیث کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور مکاشفات میں بھی صراحت کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ یہ تیسری جنگ بہرحال ہونے والی ہے۔ کیونکہ نہ دنیا نے اپنے طور پر اصلاح کی طرف قدم اٹھانا ہے۔ اور نہ خدا کی اس ازلی تقدیر نے ٹلنا ہے۔ اور اسلام و احمدیت کے غلبہ کے لئے بھی یہ ضروری ہے۔ کہ مغرب کی مادی طاقتیں آپس کے ایک آخری ہیبت ناک ٹکراؤ میں آکر تباہ ہوں۔ اور ان کے کھنڈروں پر دنیا کے نئے نظام کی بنیاد رکھی جائے۔ کیونکہ

قضائے آسمان است ایں بہرحالت شود پیدا

اسلام چونکہ ایک عالمگیر مذہب ہے۔ جو سارے زمانوں کے لئے آیا ہے۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ اس میں ہر زمانہ کی مشکلات اور ہر زمانہ کے مسائل کے حل موجود ہوں۔ جو اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہو کر دنیا کی بیماریوں کا علاج پیش کر سکیں۔ یہ ساری چیزیں بالقوۃ طور پر اسلام میں ہمیشہ سے موجود تھیں۔ مگر ان کا اظہار و انکشاف ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق ہوتا رہا ہے۔ اسی طرح جس طرح یہ مادی دنیا ہمیشہ سے موجود ہے۔ مگر اس کے مخفی خزانوں کا اظہار و انکشاف ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق ہوتا رہا ہے۔ چنانچہ دنیا کے اقتصادی مسائل کا حل بھی اسلام میں شروع سے کافی اور شافی طور پر موجود تھا مگر اسکے بعض پہلو جو قبل از وقت ہونے کی وجہ سے پہلے زمانوں کے لوگوں سے مخفی رہے ہیں یا ان کی اہمیت کی طرف پہلے لوگوں کی توجہ نہیں گئی۔ وہ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے موجودہ زمانہ کی ضرورت کے مطابق نمایاں ہو کر ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور آیت ان من شیءٍ الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدرٍ معلوم (سورۃ حجر) کے ارشاد کے مطابق قیامت تک ظاہر ہوتے چلے جائینگے۔

مختصر طور پر اسلام نے جن بنیادی احکام کے ذریعہ دنیا کے اقتصادی نظام کی تباہ کن انتہاؤں کا انسداد کیا ہے وہ یہ ہیں:۔

(۱) اسلام کا قانونِ ورثہ جو دوسرے نظاموں کی طرح صرف بڑے لڑکے یا صرف لڑکوں یا صرف اولاد ہی کو وارث قرار نہیں دیتا بلکہ تمام اولاد اور ماں اور باپ اور بیوی یا خاوند سب کو وارث بناتا ہے۔ اور ان وارثوں کے نہ ہونے کی صورت میں بہنوں اور بھائیوں اور دوسرے عزیزوں کو بھی ان کا واجبی حق دیتا ہے۔ بلکہ ورثہ کے متعلق مرنے والے کو ایک تہائی وصیت کا اختیار دے کر دولت کی مزید منصفانہ تقسیم کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

(۲) اسلام کا حکم دربارہ سود جس کی رو سے سود کے لین دین کو قطعی طور پر حرام قرار دیا گیا ہے۔ اور سود وہ تباہ کن چیز ہے جو نہ صرف دنیا میں خطرناک جنگ و جدال کا موجب ہوتی ہے۔ بلکہ قوم کی دولت کو چند افراد کے ہاتھوں میں جمع کر دینے اور باقیوں کو قلاش بنا دینے کا بہت مؤثر ذریعہ ہے۔

(۳) اسلام کا حکم دربارہ جوا بازی جس کی رُو سے جوئے کو قطعاً ممنوع کر دیا گیا ہے اور جوا وُہ خطرناک چیز ہے۔ جو دولت کمانے کو محنت اور قابلیت پر مبنی قرار دینے کی بجائے محض اتفاق پر مبنی قرار دیتی ہے جس سے افراد کی دولت کی مناسب اور منصفانہ تقسیم میں بھاری رخنہ پیدا ہو سکتا ہے۔

(۴) اسلام کا یہ حکیمانہ ارشاد کہ دولت کو خزانوں کی صورت میں جمع کر کے بند نہ رکھا کرو بلکہ کام پر لگاؤ۔ اور اگر کوئی شخص ایسا فعل کرے۔ تو اسلام اس پر پانچواں حصہ یعنی بیس۲۰ فیصدی کا بھاری ٹیکس عائد کرتا ہے۔ اور یہ ٹیکس غرباء کی بہبودی پر خرچ کر دیا جاتا ہے۔ اس کی کسی قدر تشریح آگے آتی ہے

(۵) اسلام کا قانونِ صدقات جس میں امیروں کی دولت کا مناسب حصہ کاٹ کر غریبوں کو امداد پہنچائی جاتی ہے۔ اور اس نظام کے ۲ دو حصے ہیں۔ اول عام طوعی اور انفرادی صدقات جن کی اسلام میں انتہائی تاکید پائی جاتی ہے۔ اور دوسرے زکوٰۃ جو حکومت کے انتظام کے ماتحت جبراً وصول کی جاتی۔ اور پھر حکومت کے انتظام کے ماتحت ہی غرباء اور مساکین وغیرہ میں تقسیم کر دی جاتی ہے۔

یہ وہ پانچ بھاری رکن ہیں۔ جن کے ذریعہ اسلام نے ملکوں اور قوموں کی دولت کو منصفانہ صورت میں تقسیم کرنے اور امیر و غریب کے ناگوار امتیاز کو احسن صورت میں کم کرنے کا دروازہ کھولا ہے

ایڈیٹر:۔ غلام نبی
بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

اور جن کے نتیجہ میں کبھی بھی کوئی اسلامی سوسائٹی جو ان اصولوں پر کاربند رہی ہو۔ سرمایہ داری یا کمیونزم جیسی مہیب انتہاؤں کا شکار نہیں ہوئی۔ اس وقت میں مختصر طور پر صرف اسلامی نظام زکوٰۃ کے اصولوں کو بیان کرنا چاہتا ہوں۔ مگر میری غرض زکوٰۃ کے فقہی مسائل بیان کرنا نہیں۔ بلکہ ان اصولوں کی تشریح ہے۔ جن پر اسلام میں زکوٰۃ کے نظام کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اور بد قسمتی سے یہ وہ حصہ ہے۔ جس کی طرف ہمارے فقہاء نے نسبتاً کم توجہ دی ہے۔ حالانکہ زکوٰۃ کی بحث میں زیادہ اہم اور اصولی حصہ یہی ہے۔ کیونکہ اس سے اس روح اور حکمت پر روشنی پڑتی ہے۔ جو اسلام کے اقتصادی نظام میں خدائے حکیم کے مدنظر ہے۔

(۱) سب سے پہلے میں زکوٰۃ کے لفظ کو لیتا ہوں۔ کیونکہ اسلام نے دینی اصطلاحات بھی ایسی قائم کی ہیں۔ جن کے اندر ہی مسائل کی غرض و غایت کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے۔ سو جیسا کہ ہر مستند لغت کے مطالعہ سے پتہ لگ سکتا ہے۔ زکوٰۃ کا لفظ جو زکا سے نکلا ہے۔ دو مفہوموں کے اظہار کے لئے موضوع ہے۔ ایک بڑھنا یا بڑھانا۔ اور دوسرے پاک ہونا یا پاک کرنا۔ یہ ہر دو مفہوم اس لفظ میں اس طرح مرکوز ہیں۔ کہ اس روٹ سے بننے والے جتنے بھی الفاظ عربی میں مستعمل ہیں۔ ان سب میں کسی نہ کسی صورت میں یہ دو بنیادی مفہوم موجود رہتے ہیں۔ مگر اس جگہ مفصل لغوی تشریح کی گنجائش نہیں۔ بہر حال زکوٰۃ کے لفظ میں وضع لغت کے لحاظ سے یہ دو مفہوم پائے جاتے ہیں۔ یعنی اول بڑھنا یا بڑھانا اور دوسرے پاک ہونا یا پاک کرنا۔ اور اس دوہرے مفہوم میں یہ عظیم الشان اشارہ ہے کہ زکوٰۃ کا نظام بنی نوع انسان کے لئے ہر جہت سے ترقی اور طہارت کا باعث ہے۔ یعنی یہ ترقی اور طہارت کا باعث ہے اس غنی کے لئے جو اپنے مال میں سے زکوٰۃ دیتا ہے۔ یہ ترقی اور طہارت کا باعث ہے اس غریب کے لئے جو زکوٰۃ میں سے حصہ پاتا ہے۔ یہ ترقی اور طہارت کا باعث ہے اس حکومت کے لئے جو زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم کا انتظام کرتی ہے۔ اور بالآخر یہ ترقی اور طہارت کا باعث ہے خود اس مال کے لئے بھی جس میں سے زکوٰۃ دی جاتی ہے۔ پس اسلام نے اس ایک لفظ کے اندر ہی ان عظیم الشان اغراض و مقاصد کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ جو زکوٰۃ کے نظام میں ہمارے خالق و مالک کے مدنظر ہیں۔ مگر قرآن شریف نے صرف اس لفظی اشارہ پر ہی اکتفا نہیں کی۔ بلکہ اس حقیقت کو ایک واضح بیان کے ذریعہ بھی کھول دیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ وما اٰتیتم من ربا لیربوا فی اموال الناس فلا یربوا عند اللّٰہ وما اٰتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللّٰہ فاولٰئک ھم المضعفون (سورہ روم) یعنی جو سود تم اس خیال سے دیتے ہو۔ کہ تا اس ذریعہ سے لوگوں کے مالوں میں زیادتی ہو۔ تو یاد رکھو۔ کہ خدا کے نزدیک ایسا مال ہرگز نہیں بڑھتا۔ مگر جو زکوٰۃ تم خدا کی رضا کی خاطر دیتے ہو۔ اس کے ذریعہ تم ضرور سب کے لئے ترقی کا رستہ کھول دیتے ہو۔ اور دوسری جگہ فرماتا ہے۔ خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا (سورہ توبہ) یعنی اے رسول تو مومنوں سے صدقہ اور زکوٰۃ وصول کر۔ کیونکہ اس ذریعہ سے تو انہیں پاک ہونے اور بڑھنے میں مدد دیگا۔ دوسرا لفظ جو زکوٰۃ کے لئے اسلام نے استعمال کیا ہے۔ وہ صدقہ کا لفظ ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ صدقہ کا لفظ زکوٰۃ کے لفظ کی نسبت زیادہ عام ہے۔ کیونکہ زکوٰۃ کے علاوہ جو حکومت کے انتظام کے ماتحت وصول کی جاتی ہے۔ وہ ان طوعی اور انفرادی صدقات پر بھی بولا جاتا ہے۔ جو ایک فرد اپنے طور پر دوسرے فرد یا افراد کو دیتا ہے۔ اور جن کی اسلام میں بڑے زور سے تحریک کی گئی ہے۔ صدقہ کا لفظ جو صدق سے نکلا ہے۔ اس کے معنی صرف سچ بولنے کے ہی نہیں ہیں۔ بلکہ اپنے دعویٰ کے مطابق سچا عمل کرنے کے بھی ہیں۔ پس زکوٰۃ کو صدقہ اس لئے کہا جاتا ہے۔ کہ یہ انسان کے صدق اور اخلاص کی علامت ہے یعنی جس طرح انسان منہ سے خدا اور رسول کو ماننے اور مومنوں کو اپنا بھائی سمجھنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس کے مطابق وہ عمل کر کے بھی دکھا دیتا ہے۔ کہ میرا سب مال و متاع خدا کے لئے ہے۔ اور چونکہ خدا سب کا ہے۔ اس لئے میرا فرض ہے۔ کہ میں اپنے مال میں سے اپنے غریب بھائیوں کا بھی حصہ نکالوں۔

(۲) اس لفظی اشارہ کے علاوہ اسلام نے زکوٰۃ کی غرض و غایت ان جامع و مانع الفاظ میں بھی پیش کی ہے۔ کہ صدقۃ توخذ من اغنیائھم وترد الیٰ فقرائھم (بخاری) یعنی آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ زکوٰۃ وہ مبارک ٹیکس ہے۔ جو قوم کے غنی اور دولت مند لوگوں سے وصول کیا جاتا ہے۔ اور قوم کے غریب اور حاجتمند لوگوں کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے۔ آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے یہ پیارے الفاظ اپنے اندر عظیم الشان حکمتیں رکھتے ہیں۔ جو مختصر طور پر اس طرح بیان کی جا سکتی ہیں۔ کہ (الف) زکوٰۃ کی غرض و غایت ملک میں دولت کو سمونا ہے۔ تاکہ جن لوگوں کے پاس ان کی ضرورت سے زیادہ مال ہو۔ ان سے ان کے مال کا ایک معین حصہ (جو حالات کے اختلاف کے ساتھ اڑھائی فی صدی سے لیکر بیس فی صدی تک بنتا ہے) وصول کر کے ان غریبوں کو دیا جا سکے۔ جن کے پاس ان کی ضرورت سے کم مال ہے (ب) یہ وصولی اور یہ خرچ دونوں حکومت کے انتظام میں ہوں گے۔ جیسا کہ الفاظ توخذ (لیا جائے) اور ترد (دیا جائے) میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ نہیں کہ زکوٰۃ دینے والے لوگ خود بخود اپنے طور پر غریبوں میں تقسیم کر دیں۔ کیونکہ اس میں سستی اور لحاظ داری اور احسان مندی کا دروازہ کھلتا ہے (ج) یہ زکوٰۃ امیروں کی طرف سے احسان کے طور پر نہیں ہے بلکہ غریبوں کا حق ہے۔ جیسا کہ لفظ ترد (لوٹایا جائے) میں اشارہ ہے۔ جس میں یہ بتانا مقصود ہے کہ چونکہ دولت پیدا کرنے کے ذرائع سب خدا کے پیدا کردہ ہیں۔ اور خدا نے یہ سب کچھ مجموعی طور پر سارے انسانوں کے لئے پیدا کیا ہے (سورہ بقرہ) اس لئے جو شخص اپنے مال میں سے غریبوں کا وہ حصہ جو خدا کی طرف سے بطور حق کے مقرر ہے۔ نہیں نکالتا۔ وہ گویا حرام کھاتا ہے۔ اور اپنے سارے مال کو گندہ کر لیتا ہے۔

(۳) زکوٰۃ میں نصاب (یعنی وہ تعداد یا وہ مقدار جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے) اس اصول کے ماتحت مقرر کیا گیا ہے۔ کہ مال کا کچھ ابتدائی حصہ زکوٰۃ سے آزاد چھوڑ کر صرف اوپر والے حصہ پر زکوٰۃ لگائی گئی ہے۔ اور یہ نہیں کیا گیا۔ کہ ہر چھوٹے سے چھوٹے مال پر بھی زکوٰۃ لگا دی گئی ہو۔ مثلاً چاندی پر دو سو درہم سے کم پر زکوٰۃ نہیں۔ سونے پر بیس دینار سے کم پر زکوٰۃ نہیں۔ غلہ پر ساڑھے بائیس من سے کم پر زکوٰۃ نہیں۔ بکریوں بھیڑوں پر چالیس راس سے کم پر زکوٰۃ نہیں۔ گائے بھینسوں پر تیس راس سے کم پر زکوٰۃ نہیں وغیر ذالک۔ ان ابتدائی حصوں کو زکوٰۃ سے آزاد رکھنے میں یہ دوہری حکمت مدنظر ہے۔ کہ (الف) چونکہ یہ ٹیکس غرباء کی امداد کی غرض سے لگایا گیا ہے۔ اس لئے خود غریب لوگ اس ٹیکس کی زد میں آنے سے بچے رہیں۔ اور اس کا بوجھ صرف امیروں پر پڑے (ب) شخصی کمائی کا ایک حصہ بہر حال ٹیکس سے آزاد رہے۔ تاکہ یہ فطری تقاضا کہ انسان کو اسکی محنت کا معقول ثمرہ حاصل ہونا چاہیئے۔ پورا ہوتا رہے۔ اس ضمن میں یہ بات خصوصیت سے قابل توجہ ہے۔ کہ موجودہ انگریزی قانون میں یہ ایک بھاری نقص ہے۔ کہ جہاں اس قانون میں انکم ٹیکس کی اغراض کے ماتحت آمد کے کچھ حصہ کو ٹیکس سے آزاد رکھا جاتا ہے۔ وہاں زمینداروں کی آمد کا کوئی حصہ بھی آزاد نہیں رکھا جاتا۔ بلکہ اگر کسی زمیندار کی صرف ایک کنال زمین ہے۔ تو اس پر بھی ٹیکس لگا دیا جاتا ہے۔ جو ایک صریح ظلم ہے۔ علاوہ ازیں جہاں شریعت زمینوں کے ٹیکس یعنی عشر یا نصف عشر کو اصل پیداوار کی بنیاد پر تشخیص کرتی ہے۔ وہاں انگریزی قانون پیداوار کی طرف سے آنکھ بند کر کے محض رقبہ کی بنیاد پر ٹیکس لگا دیتا ہے۔ خواہ کسی سال میں اس رقبہ میں ایک دانہ تک بھی پیدا نہ ہوا ہو۔ خاکسار راقم الحروف نے سینکڑوں ایسی مثالیں دیکھی ہیں۔ کہ ایک غریب زمیندار کی زمین میں ایک دانہ بھی پیدا نہیں ہوا۔ لیکن پھر بھی چونکہ حکومت کا ٹیکس بہر حال رقبہ کی بنیاد پر واجب الادا ہوتا ہے۔ اس لئے اس غریب زمیندار نے کسی بنئے وغیرہ سے قرض لیکر سرکاری معاملہ ادا کیا۔ اور پھر اس قرض کی وجہ سے ایسے چکر میں پڑا ہے۔ کہ ساری عمر اس سے نجات نہیں ملی۔ شریعت اسلامی کے نظام میں اس ظلم کے دروازہ کو قطعی طور پر بند کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ شریعت میں ٹیکس کی بنیاد پیداوار پر رکھی گئی ہے۔ نہ کہ رقبہ پر۔ اور پھر پیداوار میں سے بھی شریعت ایک حصہ کو ٹیکس سے کلیتہً آزاد رکھتی ہے

چونکہ اسلام خزانوں اور دفینوں کی صورت میں روپیہ بند رکھنے کا سخت مخالف ہے۔ (سورۂ توبہ) اور اس بات کا زبردست حامی ہے۔ کہ روپے کو کام میں لگا کر چکر دیا جائے۔ تاکہ ایک طرف تو قوم میں سرمایہ داری کی روح نہ پیدا ہو۔ اور دوسری طرف روپے کے کام پر لگنے سے غربا کو فائدہ پہونچ سکے۔ اس لئے اسلام یہ حکم دیتا ہے۔ کہ جو لوگ خزانوں اور دفینوں کی صورت میں مال جمع کرکے اسے بند رکھتے ہیں۔ انہیں اخروی سزا کے علاوہ اس دنیا میں بھی بھاری ٹیکس کے نیچے لانا چاہیئے۔ چنانچہ کنوز اور رکاز میں اسلام نے بیس فیصدی بالمقطع ٹیکس لگایا ہے۔ اور بچے ہوئے مال پر جو کاروبار میں لگ جائے عام زکوٰۃ اس کے علاوہ ہوگی۔ اور یہ سارے محاصل غریبوں کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے خرچ کئے جائینگے۔ یہاں یہ بات قابل نوٹ ہے۔ کہ میں نے اس جگہ قرآنی لفظ کنز اور حدیث کے لفظ رکاز کو ایک ہی معنوں میں استعمال کیا ہے۔ کیونکہ دراصل لغوی وضع کے لحاظ سے وہ قریباً ہم معنی ہیں۔ اور قرآن شریف نے بھی سورۂ کہف کی آیت ۸۳ میں کنز کے لفظ کو رکاز کے معنوں میں استعمال کیا ہے۔ کیونکہ دونوں الفاظ کا حقیقی مفہوم یہی ہے کہ بند شدہ خزانہ۔ پس میرے نزدیک رکاز جس پر حدیث نے بیس فیصدی ٹیکس لگایا ہے۔ اس کے وسیع معنوں کے لحاظ سے قرآنی کنز بھی اس کے اندر شامل سمجھا جائیگا۔ واللہ اعلم

(۵) زکوٰۃ کا نظام چونکہ اسلامی رکنوں میں سے ایک بھاری رکن ہے۔ جس میں غرباء کی بہبودی اور ملکی دولت کی بہتر تقسیم مدنظر ہے۔ اس لئے اسلام نے حکم دیا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص زکوٰۃ ادا کرنے سے انکاری ہو۔ تو وہ اس سے زبردستی وصول کی جائے خواہ اس غرض کے لئے اس سے لڑنا پڑے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ومن منعھا فانا اٰخذوھا (ابوداؤد) یعنے اگر کوئی شخص زکوٰۃ نہیں دیتا۔ تو ہم اس سے زبردستی لیں گے۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کے منکر کے خلاف جہاد کا فتوے دیا ہے۔

(۶) اسلام یہ بھی حکم دیتا ہے۔ کہ جب زکوٰۃ کا مال آئے۔ تو اسے روکا نہ جائے بلکہ بلا توقف غربا میں تقسیم کردیا جائے۔ اس میں یہ حکمت ہے۔ کہ حقدار کو اس کا حق پہنچنے میں کسی قسم کی دیر نہ ہو۔ اور غربا کی امداد میں کوئی توقف نہ ہونے پائے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عصر کی نماز کے بعد جلدی جلدی اٹھ کر اپنے گھر تشریف لے گئے۔ اور صحابہ نے آپ کے اس فعل میں غیر معمولی عجلت اور گھبراہٹ کے آثار محسوس کرکے آپ کے واپس تشریف لانے پر دریافت کیا۔ کہ یا رسول اللہ آج آپ اس طرح جلدی سے اٹھ کر کیوں تشریف لے گئے تھے۔ جس پر آپ نے فرمایا۔ کہ میرے پاس کچھ صدقہ کا مال رکھا تھا۔ جسے میں تقسیم کرنا بھول گیا تھا۔ پھر نماز میں مجھے وہ مال یاد آیا۔ تو میں جلدی جلدی گھر گیا۔ تاکہ رات کے آنے سے قبل میں اسے غربا تک پہنچا دوں (بخاری) اللہ اللہ آپ کے دل میں غربا کی کس قدر ہمدردی تھی۔ کہ اس خیال نے آپ کو بے چین کردیا۔ کہ کوئی غریب تکلیف میں رات گزارے۔ اور آپ کے گھر میں زکوٰۃ کا مال پڑا ہو:۔

(۷) اسلام نے صرف زکوٰۃ کے مفروضہ اور مقررہ ٹیکس پر ہی حصر نہیں کیا۔ بلکہ اس کے علاوہ غریبوں کی زائد امداد کے لئے یہ سفارش بھی فرمائی۔ کہ جو شخص مقررہ زکوٰۃ سے زیادہ دے سکتے۔ تو اس کا یہ فعل خدا کی نظر میں بہت مقبول ومحبوب ہوگا۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زکوٰۃ کے مسائل بیان فرماتے ہوئے اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ الا ان یشاء ربھا (بخاری ونسائی) یعنی یہ حصہ تو فرض ہے۔ لیکن اگر کوئی صاحب توفیق شخص اس سے زیادہ دینا چاہے۔ تو وہ خوشی سے قبول کیا جائیگا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ بطور اپیل کے ہوتے تھے۔ کہ جن لوگوں کو توفیق ہو۔ وہ مقررہ زکوٰۃ سے بھی زیادہ دیا کریں۔ چنانچہ جب ایک صحابی نے جس پر ایک اونٹ کا بچہ دینا فرض تھا۔ ایک جوان اونٹ زکوٰۃ میں پیش کیا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے فعل پر بہت خوش ہوئے۔ اور اسکے لئے برکت کی دعا فرمائی (مسند احمد)

(۸) اسی طرح حکم ہے کہ زکوٰۃ دینے والا اپنے مال میں سے خراب یا ناقص حصہ نکال کر نہ دے۔ یہ کہ مثلاً اگر مویشیوں میں سے زکوٰۃ دینی ہو تو کوئی مریض یا کمزور یا عیب دار جانور دے دے۔ یا اگر پھل میں سے زکوٰۃ دینی ہو تو سڑا ہوا یا مرجھایا ہوا یا ٹھٹھرا ہوا پھل پیش کردے۔ بلکہ اچھا مال دینا چاہیئے گو ساتھ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نصیحت بھی فرمائی ہے۔ کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے افسر کے لئے بھی یہ جائز نہیں کہ بہترین مال دیکھ کر اس پر قبضہ کرے۔ بلکہ ملتا جلتا اوسط مال لینا چاہیئے۔ (ابوداؤد)

(۹) زکوٰۃ کی وصولی میں سہولت پیدا کرنے کی غرض سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم بھی دیا ہے۔ کہ لا جلب ولا جنب ولا تؤخذ صدقاتھم الا فی دیارھم (مسند احمد وابوداؤد) یعنی نہ تو یہ ہونا چاہیئے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا افسر لوگوں کو تنگ کرے یعنی خود ایک جگہ بیٹھا رہے اور لوگوں کو مجبور کرے۔ کہ وہ اپنے مالوں کو لے کر اسکے پاس پہنچیں۔ بلکہ اسے خود ان کی جگہوں پر جانا چاہیئے۔ اور دوسری طرف یہ بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ زکوٰۃ دینے والے لوگ دیر کرنے یا افسروں کو تکلیف میں ڈالنے کے خیال سے اپنے مالوں کو لے کر دور دراز علاقوں میں نکل جائیں۔ کیونکہ اس طرح غربا تک ان کا حق پہنچنے میں ناواجب توقف کا رستہ کھلتا ہے۔ اسلام کی یہ تعلیم بھی آجکل کے حکام کے لئے ایک شرم دلانے والا سبق ہے۔ جو دولت اور ثروت اور انتظامی سہولت کے ذرائع رکھتے ہوئے غریب رعایا کو بلاوجہ اپنے دور دراز کے کیمپوں میں بلا کر خراب اور زیر بار کرتے ہیں۔

(۱۰) پھر اسلام میں زکوٰۃ وہ ٹیکس نہیں ہے۔ جو ایک دفعہ ادا کرنے سے آئندہ واجب ہونا بند ہو جاتا ہو۔ بلکہ حال علیھا الحول کے اصول کے ماتحت اسے ہر سال مقررہ شرح پر ادا کرنا ہوتا ہے۔ خواہ اس سال بسال ادائیگی کی وجہ سے کسی کا سارا سرمایہ ہی ختم ہو جائے۔ اس لئے جہاں اس نظام میں غرباء کا زیادہ سے زیادہ فائدہ مقصود ہے وہاں صاحب مال شخص بھی زکوٰۃ کی وجہ سے مجبور ہوتا ہے۔ کہ مسلسل جدوجہد سے اپنے کام کو برقرار رکھتا اور ترقی دیتا چلا جائے۔ اور چونکہ زکوٰۃ صرف راس المال پر ہی واجب نہیں ہوتی۔ بلکہ نفع پر بھی واجب ہوتی ہے۔ اس لئے اس نظام میں غرباء اور امراء ہر دو کے لئے ایک عجیب وغریب بابرکت چکر قائم ہو جاتا ہے۔

(۱۱) زکوٰۃ کی شرح بھی معمولی نہیں رکھی گئی۔ بلکہ اقتصادی اصول کے ماتحت اچھی بھاری شرح مقرر کی گئی ہے۔ تاکہ ایک طرف سرمایہ داری کے لئے سر اٹھانا مشکل ہو جائے۔ اور دوسری طرف غرباء کے لئے زیادہ سے زیادہ امداد کا راستہ کھل جائے چنانچہ زکوٰۃ کی شرح اڑھائی فیصدی سے لے کر خاص حالات میں بیس فیصدی تک چلتی ہے۔ مثلاً سونے چاندی میں (جن کے اندر بھاری زیورات بھی شامل ہیں) اڑھائی فیصدی شرح ہے۔ بکریوں بھیڑوں میں بھی اڑھائی فیصدی شرح ہے۔ گائیوں بھینسوں میں ۳ فی صدی شرح ہے۔ اونٹوں میں چار فیصدی شرح اور غلوں میں چاہی اور نہری اراضی کی پیداوار میں پانچ فیصدی شرح ہے۔ اور بارانی یا قدرتی چشموں سے سیراب ہونے والی اراضی کی پیداوار میں دس فیصدی شرح ہے۔ اور دفینوں اور بند خزانوں میں بیس فیصدی بالمقطع کے علاوہ ان کے کام پر لگنے کی صورت میں سونے چاندی والی عام زکوٰۃ زائد لگتی ہے وغیرہ ذالک اور نفلی اور طوعی صدقات مزید برآں ہیں۔ اور اگر نفلی صدقات میں اسلامی تعلیم کا نمونہ دیکھنا ہو۔ تو اسکے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذاتی اسوہ یہ تھا۔ کہ روائت آتی ہے کہ رمضان کے مہینہ میں جب میں غربا کی ضروریات زیادہ بڑھ جاتی ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ غریبوں کی امداد میں اسطرح چلتا تھا۔ جس طرح کہ وہ تیز آندھی جس کے رستہ میں کوئی روک نہ ہو چلا کرتی ہے (بخاری)

(۱۲) عام زکوٰۃ کے علاوہ اسلام نے عید الفطر کے موقعہ پر جو ایک خاص طور پر خوشی کا موقعہ ہوتا ہے غربا کی امداد کے لئے ایک خاص زکوٰۃ الگ صورت میں بھی مقرر فرمائی ہے۔ جسے صدقۃ الفطر کہتے ہیں۔ اسکے لئے دینے والے کی مالی حیثیت کا نصاب مقرر نہیں ہے۔ بلکہ یہ صدقہ ہر مسلمان سے جو اس کی طاقت رکھتا ہو وصول کیا جاتا ہے۔

اور پھر عید سے پہلے پہلے غرباء میں تقسیم کردیا جاتا ہے۔ تاکہ اپنے خوشحال بھائیوں کو دیکھ کر ان کا دل میلا نہ ہو۔ اور وہ بھی اس خوشی کے دن کو خوشی خوشی گذار سکیں۔ یہ صدقہ جو مرد اور عورت اور بچے اور بوڑھے ہر شخص پر واجب ہے۔ فی کس اڑھائی سیر غلہ کے حساب سے دیا جاتا ہے۔ اور اس طرح اس خوشی کے دن میں غریب و امیر سب خدا کی نعمت سے حصہ پالیتے ہیں۔ بیشک ایک مومن کے لئے اصل خوشی روح کی خوشی ہے۔ مگر جس مہربان آقا نے روح کے ساتھ جسم بھی پیدا کیا ہے۔ وہ اپنے بندوں کی جسمانی راحت کے بغیر کس طرح تسلی پاسکتا تھا۔ اسلام کی دوسری عید یعنی عید الاضحیہ میں صدقۃ الفطر کی جگہ قربانیوں کا گوشت مقرر کیا گیا ہے۔ جو تین دن تک ہر مسلمان گھر میں مفت پہنچتا رہتا ہے۔ یہ وہ مبارک نظام ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غریبوں اور بیکسوں کے واسطے قائم فرمایا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ اس پر بھی آپ کے قلب اطہر کی کامل تسلی نہیں ہوتی۔ کیونکہ آپ نے محسوس کیا کہ ابھی تک غریبوں کے جذبات کو ٹھیس لگنے کے بعض موقعے کھلے ہیں۔ چنانچہ اس جذباتی کمی کو پورا کرنے کے لئے آپ نے وہ مبارک الفاظ فرمائے جو قیامت تک ایک صاحب دل غریب کے لئے ٹھنڈک اور تسکین کا موجب ہونگے۔ فرماتے ہیں۔ ان الاسلام بدا غریباً وسیعود غریباً کما بدا فطوبی للغرباء (مسلم) یعنی اسلام اپنے ابتدائی دور میں غربت یعنی بیکسی اور بے بسی کی حالت میں شروع ہوا ہے۔ اور ایک آخری دور اس پر پھر غربت کا آنے والا ہے۔ ویسا ہی جیسا کہ اس کی ابتداء میں آیا۔ مگر کیا ہی بابرکت یہ غربت ہے۔ اور کیا ہی مبارک یہ بیکس لوگ ہیں جو ان دو غربت کے دوروں کا زمانہ پائینگے۔ ان روح پرور الفاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گویا بیکسوں اور غریبوں کے دماغوں کا کانٹا بدلنے کی کوشش فرمائی ہے۔ تاکہ ان کی غربت ان کے لئے موجب تنگی و عسرت نہ رہے۔ بلکہ ایک روحانی مسرت اور راحت کی یادگار بن جائے۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف یہ الفاظ بھی منسوب کئے جاتے ہیں کہ الفقر فخری۔ یعنی اے فقر میں مبتلا لوگو گھبراؤ نہیں اور تمہارے دل پریشان نہ ہوں۔ کیونکہ فقر تو وہ چیز ہے۔ جسے میں بھی اپنی ذات کے لئے عزت و افتخار کا باعث سمجھتا ہوں۔ اللہ اللہ کیا ہی رحیم و کریم۔ شفیق و رفیق وہ ہستی تھی جس نے غریبوں کی بہبودی کے واسطے ایک عجیب و غریب اور پختہ اور دائمی نظام قائم کردینے کے باوجود ان کی تسلی اور تسکین کے لئے یہ پیارے الفاظ فرمائے کہ اے میرے غریب روحانی بچو جہاں تک میرے لئے امیروں کی دولت کو جائز طور پر حاصل کرنے کا رستہ کھلا تھا وہ میں نے ان سے لیکر تمہیں دیدی۔ لیکن اگر پھر بھی کوئی کسر باقی رہ جائے تو پھر میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ الفقر فخری۔ یعنی اس صورت میں تم میری طرف آؤ کیونکہ میں اس فقر میں تمہارے ساتھ شریک ہوں۔ اور میں اس فقر میں بھی تمہارے لئے فخر کے سامان پیدا کردونگا۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ عظیم الشان فلسفہ پیش کرکے کہ انسانی خوشی صرف جسم تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ زیادہ اہم اور زیادہ دیرپا اور زیادہ قابل قدر خوشی روح کی خوشی ہے اپنی امت کے فاقہ مست درویشوں کے لئے مادی سامان آسائش کے نہ ہونے کی صورت میں بھی ایسی روحانی خوشی کا رستہ کھول دیا ہے۔ جس کے مقابل پر جسمانی خوشی اتنی بھی حقیقت نہیں رکھتی جتنی کہ ایک پہاڑ کے مقابلہ پر رائی کے دانہ کی حقیقت ہے۔ اور اس خوشی کی قدر و قیمت وہی لوگ جانتے ہیں جنہوں نے اس سے حصہ پایا ہے۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم۔

پتے مطلوب ہیں

ہمیں تمام اُن نوجوانانِ احمدیت کے پتے مطلوب ہیں جو امسال میٹرک کے امتحان میں شریک ہوئے ہیں خواہ وہ کسی صوبہ یا کسی یونیورسٹی سے تعلق رکھتے ہوں۔ امید ہے کہ نوجوان جلد از جلد اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے نام اور پتوں سے مطلع کرینگے۔

[illegible] تعلیم الاسلام کالج قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک خطبہ جمعہ کا ضروری اقتباس

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ جمعہ میں سات ایسی باتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ جن کا ترک مومنانہ زندگی کے ابتدائی مراحل میں سے ہے۔ ذیل میں ہم اس خطبہ کا ضروری اقتباس درج کرتے ہیں۔ اور تمام احباب جماعت اور تعلیمی اداروں کے افسروں سے امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ اپنے اپنے ہاں ان امور کے متعلق جائزہ لینگے۔ اور اگر کسی جگہ اصلاح کی ضرورت سمجھینگے۔ تو فوری طور پر اصلاح کرکے رپورٹ ارسال فرمائینگے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"جب اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں میں ابھی ہماری جماعت اصلاح کی محتاج ہے کہ اسے بار بار سمجھایا جائے۔ اور وعظ کیا جائے۔ تو وہ بڑے بڑے عظیم الشان تغیرات جو اسلام کے مدنظر ہیں۔ اور جن تغیرات کے پیدا کرنے کے لئے انسان کو اپنا نفس قربان کردینا پڑتا ہے۔ ان کی باری ہی کب آسکتی ہے۔ ابھی تو سر پر ٹوپی رکھنا اور ڈاڑھیاں منڈوانا اور مونچھیں بڑھانا اور نکٹائیاں لگانا اور پتلونیں پہننا اور سگریٹ نوشی کرنا اور حقہ پینا۔ یہی باتیں ہماری توجہ کو کھینچے ہوئے ہیں۔" (رسالہ اعمال صالحہ صفحہ ۳۶)

ناظر تعلیم و تربیت

حضرت عمرؓ کس طرح مسلمان ہوئے

حضرت عمرؓ بڑے سخت طبیعت اور غیر مسلم ہونے کے زمانہ میں اسلام کے پرجوش دشمن تھے جب انہوں نے دیکھا کہ مسلمان باوجود سخت تکالیف اٹھانے کے اسلام سے منہ نہیں موڑتے تو انہوں نے ارادہ کیا کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کرکے اس نئے دین کو ختم کردیا جائے۔ وہ اس ارادہ سے جارہے تھے کہ راستہ میں ایک شخص نے انہیں ننگی تلوار لئے جاتے دیکھا تو پوچھا "عمر کہاں جاتے ہو" عمرؓ نے جواب دیا "محمد کا کام تمام کرنے جاتا ہوں" اس پر اس شخص نے کہا کہ "پہلے اپنے گھر کی تو خبر لو۔ تمہاری بہن اور بہنوئی مسلمان ہوچکے ہیں" حضرت عمرؓ جھٹ پلٹے اور اپنی بہن فاطمہ کے گھر کا راستہ لیا اور اپنے بہنوئی سعید بن زید سے الجھ پڑے۔ فاطمہ اپنے خاوند کو بچانے کے لئے آگے بڑھیں تو وہ بھی زخمی ہوئیں مگر فاطمہ نے دلیری کے ساتھ کہا "ہاں عمر ہم مسلمان ہوچکے ہیں اور تم سے جو ہوسکتا ہے کرلو ہم اسلام کو نہیں چھوڑ سکتے"۔ خون میں تربتر ہونے کی حالت میں بھی بہن کا اس طرح دلیرانہ کلام کرنے پر حضرت عمرؓ کی طبیعت بہت متاثر ہوئی اور انہوں نے قرآن شریف پڑھنے کی خواہش ظاہر کی۔ بہن نے انہیں قرآن شریف پڑھنے کے لئے دیا تو اسی مختصر سی تبلیغ سے وہ اسی وقت جاکر مسلمان ہوگئے۔ اسی سے آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ غیر احمدی رشتہ داروں میں آپ کی تبلیغ کتنی موثر ثابت ہوسکتی ہے۔ پس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق پورے جوش اور عزم سے اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو تبلیغ کیجئے اور اپنی تبلیغی جدوجہد کی رپورٹ نمونہ درج ذیل کے مطابق دفتر ہذا میں بھجواتے رہیں۔

نورالدین منیر انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری

نمونہ رپورٹ متعلقہ تبلیغ غیر احمدی رشتہ داران

نمبر شمار	نام تبلیغ کنندگان	نمبر شمار	نام زیر تبلیغ رشتہ داران	ذرائع تبلیغ			تاریخ بیعت غیر احمدی رشتہ دار
				زبانی	خط و کتابت	لٹریچر کی تقسیم	

نوجوانوں سے ایک اپیل

پانچ ہزار واقفین ایام برائے تبلیغ تیار کرنے کی تحریک جو ہمیشہ خدام کے سامنے پیش کی تھی الحمدللہ کہ اس کو کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ اس سکیم کے موجب جماعت کے مخلص احباب اپنے تین تین یوم تبلیغ کے لئے وقف کررہے ہیں۔ تمام اراکین مجلس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ اگر وہ اپنے تین یوم تبلیغ کے لئے وقف کرنا چاہیں۔ تو وہ اس کی اطلاع شعبہ تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو دیں تا ہمیں خدام کی جدوجہد سے پوری اطلاع ہوتی رہے میں جماعت کے مخلص نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کا ذمہ لیں۔ اپنے ایام کو بھی وہ تبلیغ کیلئے وقف کریں اور اپنے علاقہ کے دوسرے افراد کو بھی وقف کروائیں۔ اگر ہماری جماعت کے نوجوان عزم کرلیں تو یہ کام کچھ بھی مشکل نہیں۔ اگر یہ سکیم مکمل ہوگئی تب ہمارے تبلیغی ذرائع بہت وسیع ہوجائیں گے۔ ہر مخلص جو جماعت کی تبلیغی ذمہ داری کو سمجھتا ہے۔ میں اس سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ آگے آئے اور اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کی انتہائی کوشش کرے۔

خاکسار عباس احمد مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

ہندوستان کے مختلف مقامات میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا!

دہلی

۱۱ مارچ کو دہلی کے تینوں حلقوں کے احباب نے صبح ۹½ بجے سے ۱۲½ بجے تک ہندی اور اردو ٹریکٹ تقسیم کئے۔ ٹریکٹ "وہی ہمارا کرشن" یہاں اردو میں چھپوایا گیا۔ اسی دن شام کو ۵½ بجے سے ۷½ تک احمدیہ مسجد دریا گنج میں ایک جلسہ زیر صدارت جناب چودھری بشیر احمد صاحب منعقد کیا گیا۔ جس کے لئے ایک ہزار دعوتی چٹھیاں معزز ہندو صاحبان میں تقسیم کی گئی تھیں۔ اور انہیں ان الفاظ میں دعوت دی گئی۔ کہ وہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پیغام کو سنیں۔ جنہیں خدا تعالےٰ نے اس گمراہی کے تاریک زمانہ میں بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے مبعوث کیا۔ اور یہ کہ وہ وہی موعود ہیں جن کے آخری زمانہ میں آنے کی خبر ہر مذہب نے دی ہے۔ اور انہیں مہدی۔ مسیح اور کرشن وغیرہ ناموں سے پکارا گیا ہے۔ آج ہر قسم کی ترقی اسی موعود کے دامن کے ساتھ وابستہ ہونے سے مل سکتی ہے۔ کیونکہ کبھی کسی قوم نے اپنے وقت کے نبی اور اوتار سے منہ پھیر کر فلاح و بہبودی حاصل نہیں کی۔ جلسہ میں کئی احباب نے تقریریں کیں اور پیغام حق پہنچایا۔ (خاکسار عبد الحمید سیکرٹری تبلیغ دہلی)

کنری (سندھ)

۱۱ مارچ احباب جماعت کنری نے مقامی ہندوؤں اور سکھوں کو تبلیغ کرنے اور ٹریکٹ اور تبلیغی کتب تقسیم کرنے میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ ۵۹ افراد کو تبلیغ کی۔ اور ۸۶ ٹریکٹ اور کتب تقسیم کی گئیں۔ قصبہ کے تعلیم یافتہ غیر مسلم طبقہ میں اس دن کی تبلیغ سے ایک بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ عام طور پر لوگوں نے دلچسپی کا اظہار کیا۔ پنڈت لیکھرام کے متعلق پیشگوئی کا پورا ہونا بالوضاحت بیان کیا گیا۔
خاکسار احمد دین سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کنری سندھ۔

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ

۱۱ مارچ لجنہ اماء اللہ اور انصار اللہ کی ممبرات نے اردو ہندی ٹریکٹ غیر مذاہب کی عورتوں لڑکیوں میں تقسیم کرکے یوم التبلیغ منایا۔
زینب سکرٹری لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ

کراچی

۱۱ مارچ کو یوم التبلیغ عمدگی سے منایا گیا۔ دوست صبح ۱۰ بجے انجمن احمدیہ ہال میں جمع ہوئے۔ جہاں ان کے آٹھ گروپ بنائے گئے۔ اور مختلف زبانوں کے پانچ سو اشتہارات دیکر دعا کے بعد شہر کے مختلف حلقوں میں بھیجا گیا۔ دوستوں نے سارا دن اپنے اپنے حلقوں میں اشتہارات وغیرہ کی تقسیم کے علاوہ ہندوؤں سکھوں اور دوسری قوموں کے لوگوں کو زبانی تبلیغ بھی کی۔ ایک گروپ کو مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کا شائع کردہ اشتہار قبر مسیح دیکر عیسائیوں میں تبلیغ کے لئے بھیجا گیا تھا۔ چنانچہ ہمارے دوستوں نے عیسائیوں کے محلوں اور گرجوں میں جاکر وہ اشتہارات تقسیم کئے۔ اور رومن کیتھولک کے سب سے بڑے گرجے میں جبکہ گرجا لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ اشتہارات تقسیم کئے۔ بڑے پادری صاحب اس اشتہار میں اپنے خداوند یسوع مسیح کی قبر کی تصویر دیکھ کر اپنی نماز بھول گئے۔ سخت غیظ و غضب کی حالت میں فوراً باہر تشریف لائے۔ اور ہمارے دوستوں کو دھمکی دی۔ کہ فوراً گرجے کے احاطہ سے باہر نکل جاؤ۔ ورنہ میں ابھی پولیس کو بلاکر تمہیں گرفتار کراتا ہوں۔
(خاکسار محمد نواز خان کنگی عفا اللہ عنہ سکرٹری تبلیغ)

گھٹیالیاں

جماعت کے گروپ بنائے گئے۔ اور اردگرد کے تقریباً ۲۲ گاؤں میں غیر مذاہب کے قریباً دو ہزار آدمیوں کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ اور ٹریکٹ گورمکھی اور ہندی کثرت سے پڑھائے گئے۔ اردو ٹریکٹ بااثر ہندو صاحبان میں تقسیم کئے۔ خاصکر سکھوں میں بہت اثر ہوا۔ اور سکھ صاحبان نے ہماری باتوں کو غور سے سنا۔ اور ہماری تائید کی۔ (خاکسار شیخ غلام رسول سکرٹری تبلیغ)

محلہ دار العلوم قادیان

جملہ اراکین مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کے گروپ تجویز کئے۔ اور ان کو سات دیہات میں تبلیغ کے لئے بھیجا گیا۔ بالعموم لوگوں نے تبلیغ کو توجہ سے سنا۔ (صدر محلہ دار العلوم)

بنگہ ضلع جالندھر

۱۱ مارچ ۱۹۴۵ء کو احباب جماعت نے فرداً فرداً شہر میں لوگوں سے ملاقات کے ذریعہ تبلیغ کرنے کے علاوہ اردگرد کے دیہات میں بھی غیر مسلموں میں تبلیغ کی۔ جس کا خدا کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔
(فضل دین سکرٹری تبلیغ بنگہ)

جمشید پور

۱۱ مارچ کو تمام خدام ایک حلقہ میں جمع ہوکر وفد کی صورت میں ٹریکٹ لیکر مختلف سمتوں میں گئے۔ کئی جگہ ہندو دوستوں سے زبانی گفتگو کا موقع ملا۔ ہماری باتوں کو لوگوں نے توجہ سے سنا۔ اور مزید معلومات کی خواہش ظاہر کی۔ انکو وید اور قرآن کریم کی تعلیم کا مقابلہ کرکے بتایا گیا۔ (خاکسار محمد سلیمان سکرٹری تبلیغ)

محمود آباد ضلع جہلم

۱۱ مارچ یوم تبلیغ منایا۔ دوست چار گروپوں میں تبلیغ کے لئے گئے۔ اور تین قسم کے ٹریکٹ ۵۰ عدد تقسیم کئے۔ لوگوں نے بڑے شوق اور خوشی سے پڑھے۔ (نور احمد سکرٹری تبلیغ)

مغلپورہ - لاہور

۱۱ مارچ کو یوم تبلیغ منانے کے لئے جماعت ہذا کے پانچ وفود بنائے گئے۔ جنہوں نے چار دیہات کے علاوہ اسٹیشن ہربنس پورہ نیز مغلپورہ اسٹیشن سے ہربنس پورہ اسٹیشن تک گاڑی میں اور ملحقہ نوآبادیوں میں تقریباً ۳۰۰ اشتہار و ٹریکٹ وغیرہ تقسیم کئے۔ اور تقریباً ۶۵۰ احباب تک پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔ لوگوں نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ میاں عبد الستار صاحب قمر نے دھرم پورہ سڑک پر کھڑے ہوکر تقریر شروع کردی۔ آریہ صاحبان انہیں ایک مکان پر لے گئے۔ اور باتیں سنتے رہے۔ اسی طرح بابو عبد الکریم صاحب پریذیڈنٹ جماعت ہذا موضع رام گڑھ میں گئے۔ اور وہاں آریہ صاحبان اپنے مندر میں لے گئے۔ اور دیر تک ان کو تبلیغ کی۔ (خاکسار فضل اللہ سکرٹری تبلیغ)

اودے پور کٹیا

۱۱ مارچ ۱۹۴۵ء کو یوم التبلیغ منایا گیا۔ دعا کے بعد احباب وفد کی صورت میں گئے۔ اور سات گاؤں میں تبلیغ کی۔ (خاکسار سخاوت حسین خان)

صدر گوگیرہ

۱۱ مارچ کو قصبہ کے متعدد ہندوؤں اور سکھوں کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ نیز مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام قصبہ کے عیسائیوں کو چائے پر مدعو کیا گیا۔ میاں فضل حق صاحب نے انجیل اور توریت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کی پیشگوئیوں پر وضاحت سے روشنی ڈالی۔ خدا کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ ایک صاحب نے قادیان جانے کا وعدہ کیا۔ نیچ اقوام کے عیسائیوں کے لئے یہ ایک انوکھی بات تھی۔ ان کے لئے کرسیوں کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ جس سے وہ حیران ہوئے۔ اور سلسلہ کے ساتھ دلچسپی کا اظہار کرتے رہے۔ (خاکسار غلام قادر سیکرٹری تبلیغ)

جالندھر شہر

۱۱ مارچ صبح ۱۰ بجے تمام دوست انجمن احمدیہ میں جمع ہوئے۔ ہندی۔ گورمکھی اور اردو ٹریکٹ لیکر مختلف مقامات پر چلے گئے۔ اور مغرب تک تبلیغ کرتے رہے۔ (خاکسار محمد عالم پریذیڈنٹ)

چینٹھہ ضلع گوجرانوالہ

۱۱ مارچ یوم التبلیغ منایا گیا۔ احباب جماعت کو تین گروپوں میں تقسیم کیا گیا۔ اور سات نواحی دیہات میں تقریباً ڈیڑھ ہزار افراد کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ پچاس عدد تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ (خاکسار غلام محمد سکرٹری تبلیغ)

کریام

یوم التبلیغ اس طرح منایا گیا۔ کہ صبح کی نماز پڑھکر دعا کی گئی۔ ۱۷۰ احباب کے ۱۹ وفد بنائے گئے۔ اور ہر وفد کو کچھ ٹریکٹ بھی دیئے گئے۔ ان وفود نے اردگرد کے سات دیہات میں خوب تبلیغ کی۔ بعض دوستوں نے فرداً فرداً تبلیغ کی اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔ دو آدمی بیعت کے لئے بھی آمادہ ہوگئے ہیں۔ (خاکسار عبد الغنی خان جنرل سیکرٹری)

انبالہ شہر

۱۱ مارچ کو احباب جماعت نے مختلف مقامات پر تبلیغ کی۔ اور تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ بعض انگریز افسروں کو بھی تبلیغ کی۔ ریلوے اسٹیشن انبالہ چھاؤنی پر ایک احراری نے بدکلامی کی۔ لیکن جو احمدی دوست وہاں تھے۔ وہ نہایت بردباری سے جواب دیتے رہے۔ بفضل خدا اچھا اثر ہوا۔ اور کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا الحمد للہ۔ خاکسار رحمت اللہ سکرٹری تبلیغ

رشی نگر (کشمیر)

۱۱ مارچ کو خاکسار نے موضع کوریل کے ایک جاگیردار پدم سنگھ صاحب اور اوڑو کے ایک جاگیردار مسمی دھو سنگھ صاحب کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود کا وہ مختصر مضمون جو لاہور میں بیان کیا تھا۔ پڑھ کر سنایا۔ حضور کا ایک خطبہ جمعہ بھی سنایا۔ ماشاء اللہ ہر دو پر اچھا اثر ہوا۔ (خاکسار عبد الجبار سکرٹری تبلیغ)

جہلم

جماعت احمدیہ جہلم نے ۱۱ مارچ کو یوم تبلیغ منایا اور تبلیغی ٹریکٹ شہر کے مختلف حصوں میں ہندو سکھ اور عیسائی صاحبان میں تقسیم کئے۔ بعض جگہ ہندو اور سکھ صاحبان سے زبانی بھی گفتگو ہوئی۔ غیر مسلم صاحبان نے ہمارے تبلیغی ٹریکٹ نہایت خوشی اور خندہ پیشانی سے لئے۔ (خاکسار عبد الستار سکرٹری تبلیغ)

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے سکرٹری بہشتی مقبرہ۔

۷۸۸۳ منکہ سکینہ سلطانہ بنت محمد الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن تہال۔ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند نقد جو مجھے روپیہ اپنے بھائیوں سے بطور عطیہ ملا ہے -/۶۰۰ روپیہ ہے -/۸۰ روپیہ جو وقتاً فوقتاً والدین سے ملا ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ گو بالکل رقم جو میرے ذمہ ہی ہے -/۱۶۸ روپے ہے جس کو انشاء اللہ باقساط ادا کرونگی۔ اگر میری وفات پر کوئی اور رقم ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- سکینہ سلطانہ بنت محمد الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ تہال گواہ شد:- محمد الدین امیر جماعت احمدیہ تہال گواہ شد:- نعیم احمد ساکنہ تہال

۸۱۳۲ منکہ خدیجہ بیگم زوجہ شیخ مولا بخش احمدی قوم خواجہ پوری عمر تقریباً ۴۶ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دار الرحمت P.O قادیان۔ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:- میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مبلغ -/۷۹۱ روپے بتوسط میرے خاوند میرے لڑکے شیخ عطاء اللہ مالک سرگودھا شو کمپنی کے پاس ہیں۔ دوم مبلغ -/۱۵۰ روپیہ سے پانچ مرلہ زمین سفیدہ بر لب سڑک ریلوے روڈ ہے۔ جو میرے نام درج ہے۔ سوم -/۱۵۹ روپے میرے لڑکے شیخ عطاء اللہ کے پاس ہیں۔ کل مبلغ -/۱۰۰۰ روپیہ بنتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز اگر بوقت وفات میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ میرا زیور کوئی نہیں نہ آمد ہے۔ العبد:- نشان انگوٹھا خدیجہ بیگم۔ گواہ شد:- شیخ مولا بخش خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- شیخ عطاء اللہ پسر موصیہ۔ گواہ شد علی محمد اصحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۱۳۰ منکہ حسین بی بی بیوہ چراغ دین صاحب مرحوم۔ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے -/۱۰۰ روپیہ حق مہر اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائیداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔ العبد:- نشان انگوٹھا حسین بی بی ۳۱/۱/۴۵۔ گواہ شد مبارک پسر موصیہ مذکورہ گواہ شد:- علی محمد اصحابی موصی انسپکٹر وصایا موضع لکھا نوالی۔

۸۱۲۹ منکہ حاکم بی بی بیوہ کھیون قوم ارائیں عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۰۱ء اصحابی ساکن دار الفتوح شمالی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے -/۱۰۰ روپیہ مہر ہے۔ دو تولہ چاندی کی ڈنڈیاں ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا حاکم بی بی محلہ دار الفتوح قادیان۔ گواہ شد:- ہاجرہ بیگم گواہ شد نشان انگوٹھا فضل بی بی بہو حقیقی۔ گواہ شد علی محمد اصحابی موصی انسپکٹر وصایا موضع لکھا نوالی

۸۱۲۸ منکہ حسام الدین آف کاہنووان ولد حکیم غلام محمد صاحب قوم سیٹھی حیثیت پیشہ فوجی ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت قریباً ستمبر ۱۹۲۰ء ساکن محلہ دار البرکات غربی P.O قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی (۲) میری ماہوار تنخواہ اسوقت مبلغ -/۴۰ ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ العبد:- حسام الدین محلہ دار البرکات غربی متصل مکان محمد علی شاہ صاحب پتہ ملٹری:- حسام الدین ۹۶۱۸۸۴ ٹریننگ سنٹر اینڈ ڈپو۔ سی۔ ایم۔ پی۔ آئی سکندر آباد انڈین ونگ (WING) گواہ شد:- غلام یٰسین انسپکٹر بیت المال قادیان ۳/۲/۴۵ گواہ شد:- غلام باری سیف واقف زندگی ۳/۲/۴۵

۸۱۱۷ منکہ آمنہ بیگم زوجہ یسین نائیک عبدالغفار صاحب۔ قوم راجپوت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی سکنہ محلہ دار الرحمت ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ -/۵۰۰ روپیہ حق مہر ہے۔ کانٹے دو عدد ایک تولہ نیکلس ایک تولہ انگوٹھی ۶ ماشے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ دس روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتا ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ آمنہ بیگم زوجہ عبدالغفار صاحب۔ محلہ دار الرحمت قادیان ۶/۲/۴۵۔ گواہ شد:- خوش دامن حقیقی جنت خاتون۔ گواہ شد نصرت بیگم۔ گواہ شد علی محمد اصحابی موصی انسپکٹر وصایا لکھانوالی حال وارد قادیان

۸۱۱۵ منکہ امۃ الرحمن زوجہ میاں احمد دین صاحب عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء دار البرکات قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر -/۴۰۰ روپیہ اور ایک تولہ سونے کے کانٹے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز مرنے کے وقت جس قدر جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ امۃ الرحمن موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد:- احمد دین خاوند موصیہ گواہ شد:- میاں لال دین موصی۔ گواہ شد:- علی محمد اصحابی و موصی انسپکٹر وصایا۔

۸۱۱۸ منکہ اللہ رکھی زوجہ محمد علی صاحب عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار البرکات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد

گریجوایٹوں کیلئے نادر موقع

مشرقی افریقہ میں محکمہ تعلیم میں گریجوایٹوں کے لئے آسامیاں خالی ہیں۔ ٹرینڈ گریجوایٹوں کو ترجیح دیجائیگی۔ تنخواہ معقول ہوگی۔ علاوہ جنگ الاؤنس اور مکان کے کرایہ کے ہندوستان آنے جانے کا کرایہ گورنمنٹ ادا کرے گی۔ درخواستیں انگریزی میں معہ نقول سرٹیفکیٹس و تصدیق امراء یا پریذیڈنٹ اور ایک روپیہ کے ٹکٹ بطور خرچ ڈاک سرنامہ چھوڑ کر نظارت ہذا میں فوراً بھجوائیں

ناظر امور عامہ

ایک چوکیدار کی ضرورت

دہلی میں احمدیہ مسجد کے لئے ایک احمدی چوکیدار کی فوری ضرورت ہے۔ اس کے لئے اگر کوئی مخلص پٹھان ہو تو بہتر ہوگا۔ اور اگر وہ نماز وغیرہ پڑھا سکے تو بہت ہی اچھا ہوگا۔ تنخواہ پچیس تیس روپے تک ہوگی۔ خواہشمند احباب درخواستیں مع تصدیق امیر یا پریذیڈنٹ کے دفتر امور عامہ میں جلد بھیجدیں۔

ناظر امور عامہ

حسب ذیل ہے۔ دو سو روپیہ مہر۔ زیور کوئی نہیں اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:- اللہ رکھی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- محمد علی خاوند موصیہ گواہ شد:- علی محمد اصحابی موصی انسپکٹر وصایا

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان دنیا میں آشکار کرنیکی آسان راہ

VINDICATION OF THE PROPHET OF ISLAM

(۱) نام انگریزی رسالہ ہمارے پاس ہے۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ کارنامے بتائے گئے ہیں۔ جن کی دنیا کی تاریخ میں نظیر نہیں (۲) وہ خصوصیات جو دنیا کی کسی قوم کے نبی میں نہ (۳) ہندو۔ عیسائی اقوام کے معززین کی آراء (۴) ہندو و مسلمانوں میں کس طرح صلح ہو سکتی ہے؟ (۵) یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر بانیان مذاہب کے جلسوں کی مقبولیت۔ اور ان کے متعلق غیر احمدی وغیرہ مسلم مسٹر زیدی کی آراء + یہ رسالہ اب گیارھویں بار چھپ کر ظہور میں آیا ہے۔ ۷۶ صفحہ کے رسالہ کی قیمت ۳؍ معہ محصول ڈاک ۔ ایک سنہرے غیر مسلم معززین کو تحفۃً دو ۔۔۔ یا ان کے پتے ہم کو روانہ کرو۔ ہم یہاں سے ان کو روانہ کر دیں گے۔ ہر پتہ کے ساتھ ۱ آنہ کی ٹکٹ چاہیئے

عبداللہ الہ دین ۔ سکندر آباد (دکن)

بواسیر

محمد یونس صاحب بریلی فرماتے ہیں کہ حفظم جوخفی و بادی بواسیر کی دوائی ہے۔ میں نے قریبی رشتہ دار کو استعمال کرایا ہے۔ بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ میرے خیال میں بواسیر کی بہترین دوا ہے۔ دوست اس سے فائدہ اٹھائیں۔

دی بنگال فارمیسی ریلوے روڈ ۔ قادیان

پیدائشی اندھے پن کے سوائے آنکھوں کی تمام امراض کی حیرت انگیز ایجاد

سلور آئی ڈراپ

آنکھوں کی تمام بیماریوں مثلاً گرے عینک لگانے کی عادت ۔ ہائی مائیو پیا ۔ مائی او پیا ۔ باریک کام کرنے والوں کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت نارمل پوٹینسی نمونہ ایک روپیہ چار آنہ ۔ چھوٹی شیشی دو روپے چار آنے ۔ بڑی شیشی چار روپے ۔ سپیشل پوٹینسی مکمل کورس دس روپے ۔ اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کریں۔

سول ایجنٹس:- ڈی مدن لال اینڈ کمپنی (A. Q) ہال بازار امرتسر

"بجلی کے پنکھے"

احباب کی اطلاع کے لئے اس بات کا اعلان کیا جاتا ہے چونکہ گرمی کا موسم آ گیا ہے اسلئے ہم نے پنکھوں کی صفائی اور دیگر ضروری مرمت مثلاً بش وغیرہ ڈالنے کا انتظام کر لیا ہے تاکہ احباب کو باہر جانے کی ضرورت نہ پڑے ضرورت مند دوست ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ کام انشاء اللہ تعالیٰ بروقت اور تسلی بخش ہوگا۔ نیز وائرنگ کا کام کرانے کے لئے بھی ہماری خدمات حاصل کریں۔ المشتہر

مکینکل انڈسٹریز قادیان

درخواست دعاء

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خاں مدت سے بیمار ہے اور دہلی میں ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب کے زیر علاج ہے۔ اب پنی سیلین کے ٹیکے لگنے شروع ہو گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام صحابہ اور صحابیات۔ نیز تمام احمدی احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ میرے عزیز بھائی حمید اللہ خاں کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ بیگم سر ظفر اللہ خاں صاحب ۸ پارک روڈ دہلی

مطبوعات طب جدید مشرقی

وہ لوگ جو علم طب سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ یا طبیب ہیں۔ اگر صحیح معنوں میں طبیب بننا چاہتے ہیں تو دور حاضرہ کے طبیب اعظم مجدد طب استاذ الاطباء حکیم احمد دین صاحب موجد طب جدید اور آپ کے جانشین سراج الاطباء حکیم مختار احمد صاحب صدر آل انڈیا انجمن خادم الحکمت شاہدرہ کی علمی اور عملی تصانیف کا مطالعہ فرمائیں۔ باوجود گرانی زمانہ کے قیمتیں سابقہ مقرر ہیں فہرست معہ قیمت درج ذیل ہے

ہمارا مطب ۔ حرز جان حصہ اول دوم ۔ حرز جان حصہ سوم ۔ اکسیرات طب جدید ۔ طبی اربعین ۔ در مکنون ۔ اسرار خفی ۔ رموز طب ۔ کتاب العدد ۔ معالجات طب جدید ۔ مذوق شباب ۔ طب العرب ۔ سنا میں عمل ۔ بنائے یا بوکیمک ۔

ملنے کا پتہ کتب خانہ طب جدید شاہدرہ ۔ لاہور

OSHAN RADIO HOUSE BATALA

دوستو!

آپ کو ریڈیو مرمت کیلئے لاہور یا امرتسر جانے کی ضرورت نہیں آپکے نزدیک بٹالہ میں ریڈیو مرمت کی نئی دوکان کھل گئی ہے۔ اتوار کے دن احمدیہ ٹی سٹال قادیان پر ملاقات کریں۔

پروپرائٹر:- سردار منگل سنگھ ریڈیو ڈیلر ۔ بٹالہ

ضرورت

ایک محنتی ٹریولنگ ایجنٹ کی ضرورت ہے جو کہ مختلف جگہوں میں جا کر ہماری تیار کردہ اشیاء کے لئے آرڈر بک کرے۔ شرائط معقول ہونگی۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں ذیل کے پتہ پر ارسال کریں +

م ۔ ا معرفت الفضل قادیان

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے!

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر۔ اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص عہ بچاس قرص ۱۳ تیرہ آنے

دواخانہ خدمت خلق قادیان

ضرورت رشتہ

ایک کنواری لڑکی عمر ۱۷ سال ذات شیخ کے لئے کنوارے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا تعلیم یافتہ اعلیٰ خاندان سے برسر روزگار ہو لڑکی مڈل پاس اور امور خانہ داری سے خوب واقف ہے۔ اور شکل و سیرت بھی اچھی ہے

معرفت "الفضل"

خط و کتابت کی جائے۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۲۰ مارچ گوام میں ایڈمرل نمٹس کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ پرسوں کی طرح کل پھر بھاری امریکن بمباروں نے جاپان پر حملہ کیا۔ اور سب سے بڑے جزیرہ ہانشو میں کوبے اور کیورے کو نشانہ بنایا۔ کوبے جاپان کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔ اور کیورے کوبے سے ۲۵ میل مغرب کی طرف ایک سمندری اڈہ ہے۔ تین سو بمباروں نے نگویا کے صنعتی شہر پر پھر حملہ کیا اور ۲½ ہزار ٹن بم گرائے۔ گذشتہ ۴۸ گھنٹوں میں یہ نگویا پر دوسرا حملہ تھا۔ اس کے علاوہ بونن۔ پلاؤ۔ کورلینز اور مارشل گروپ کے بعض جزائر پر بھی حملے کئے گئے۔

فلپائن کے وسط میں امریکن فوج پینی کے جزیرہ پر اتر گئی۔ یہ فوج اس طرح چپ چاپ اتری۔ کہ دشمن کو خبر بھی نہ ہوئی۔ اب یہ فوج اس جزیرہ کے صدر مقام ایلوایلو پر بڑھ رہی ہے۔ لوزان میں ہیگو پر بھی حملہ کیا گیا۔ خیال ہے۔ کہ لوزان میں جاپانی ہیڈ کوارٹر اسی جگہ ہے۔ لوزان کے سب علاقوں میں امریکن فوجوں کو کامیابی ہو رہی ہے۔

کلکتہ ۲۰ مارچ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ جاپانیوں کو اب مانڈلے کے بچاؤ کی کوئی امید نہیں رہی۔ شہر میں جو فوج گھری ہوئی ہے۔ اسے جاپانی ہائی کمانڈ نے حکم دیا ہے۔ کہ اب اس کے لئے کمک پہنچائی جانے کی کوئی صورت باقی نہیں رہی اس لئے اسے لڑتے لڑتے مر جانا چاہیئے۔ ۱۴ ویں فوج نے اب مانڈلے کو پوری طرح گھیر لیا ہے۔ فورٹ ڈفرن سے آنے والے سب راستے کاٹ دیئے ہیں۔ تاہم خیال ہے کہ قلعہ پر قبضہ آسانی سے نہ ہو سکے گا۔

لنڈن ۲۰ مارچ مغربی محاذ پر ساتویں امریکن فوج نے فرانس اور جرمنی کی سرحد پر لاٹربورگ کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ تیسری امریکن فوج نے بھی ۱۵ میل پیشقدمی کر کے بیس جرمن شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ریمگن کا مورچہ اور چوڑا کر لیا گیا ہے۔

مشرقی محاذ پر سائیلیشیا کے صدر مقام برسلاؤ میں گھری ہوئی فوج کو جرمنوں نے رسد اور کمک پہنچانے کی کوشش کی۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ روسی اب سٹیٹن کے سامنے جرمن مورچوں پر بڑے زور کے حملے کر رہے ہیں۔ اور یہ مورچے اب ٹوٹتے جا رہے ہیں۔

اتحادی ہوائی جہازوں نے جرمنی اور آسٹریا میں دشمن کے ٹھکانوں پر بڑے زور کے حملے کئے۔ اور وسطی جرمنی میں کئی حملے کئے گئے۔ کل بارہ سو بمباروں نے جنوبی جرمنی میں طیارہ ساز کارخانوں کو نشانہ بنایا۔

پشاور ۲۰ مارچ خان عبد الغفار خان صاحب گاندھی جی سے ملنے جا رہے ہیں۔

کراچی ۲۰ مارچ۔ کہا جاتا ہے کہ گاندھی جی نے وزیر اعظم سندھ کو ایک خط لکھا ہے جس میں ستیارتھ پرکاش سے پابندی ہٹانے کا مشورہ دیا ہے۔

ماسکو ۲۰ مارچ۔ روس اور رومانیہ کے تعلقات زیادہ مضبوط ہوتے جا رہے ہیں۔ ایک مشہور روسی مدبر کا بیان ہے۔ کہ روس نے رومانیہ کو شمالی ٹرانسلوینیا کا علاقہ دینے کی پیشکش کی ہے۔

لنڈن ۲۰ مارچ جاپانی نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے۔ کہ آیوجیما کی لڑائی ختم ہو گئی ہے۔ آخری جاپانی دستے بہادروں کی طرح دشمن پر حملہ کر کے مارے گئے۔

مدراس ۲۰ مارچ ایک ہندو پروفیسر نے گاندھی جی کو خط لکھا تھا۔ کہ وہ ہندو کوڈ بل کے متعلق اپنی رائے ظاہر کریں۔ میگران کے سیکرٹری نے جواب دیا ہے۔ کہ ان کی صحت بہت کمزور ہے۔ اس لئے نہ تو وہ اس بل اور اس سے متعلقہ لٹریچر کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ اور نہ کسی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔

کلکتہ ۲۰ مارچ انڈین آرمی کے ایک فوجی مبصر کا بیان ہے۔ کہ ۱۹۴۴ء-۴۵ء کی جنگ برما میں ساٹھ ہزار جاپانی ہلاک ہو گئے ہیں۔ ان کا ہزاروں ٹن سامان قبضہ میں لے لیا گیا اور ہزاروں ٹن برباد کر دیا گیا۔

فیروزپور ۲۰ مارچ جناب پیر اکبر علی صاحب ایم۔ ایل۔ اے ڈسٹرکٹ بورڈ فیروزپور کے سینئر وائس چیئرمین بنائے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۰ مارچ برطانیہ کی وزارت اسلحہ سازی نے ایک نیا بم ایجاد کیا ہے جس کا وزن ۱۰ ٹن ہے۔ یہ جرمنوں کے اڑن بم اور وی ۲ سے کہیں زیادہ تباہ کن ہے۔ ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ اس کا آخری ماڈل تیار کرنے سے قبل خفیہ تجربوں کے دوران میں دس ٹن کا ایک ڈمی بم گرایا گیا۔ جو زمین میں اتنا گہرا چلا گیا۔ کہ ۱۸ مزدور تور ور تک مسلسل روزانہ ۱۲ گھنٹے کام کرتے رہے۔ تب اس کا پتہ لگا۔

ماسکو ۲۰ مارچ امریکن اخبار نویسوں کی ایک کمیٹی روس کا دورہ ختم کرنے کے بعد ہندوستان کے لئے روانہ ہو چکی ہے۔ روانگی سے پیشتر کمیٹی نے ایک بیان میں کہا۔ کہ مختلف ممالک میں پیدا شدہ غلط فہمیاں اس وقت تک دور نہیں ہو سکتیں۔ جب تک کہ خبروں کا تبادلہ بے روک ٹوک نہ ہو۔

دہلی۔ ۲۰ مارچ کل مرکزی اسمبلی میں سر سلطان احمد نے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ جنگ کے بعد آل انڈیا ریڈیو کی ترقی و توسیع کی سکیم تیار کی جا رہی ہے۔ مگر ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ نئے سٹیشن کہاں کہاں کھولے جائینگے۔

لنڈن ۲۰ مارچ مغربی محاذ پر نہر اور رائن کے درمیان زور کی لڑائی کے بعد اتحادی فوج نے سیگفریڈ لائن کی قلعہ بندیوں کو بارہ مقامات پر توڑ دیا ہے۔ تیسری امریکن فوج کے اگلے دستے اب کیزر لاؤٹن کے اہم شہر سے چار میل دور ہیں۔

مشرقی محاذ پر کونسبرگ کے جنوب مغرب میں روسی جرمنوں کا ہمایہ صفایا کر رہے ہیں۔ روسیوں کی چھوٹی بڑی توپیں خوفناک گولہ باری میں مصروف ہیں اور کہا جاتا ہے۔ کہ اس علاقہ میں ایک گز بھی زمین کا ٹکڑا ایسا نہ ہوگا۔ جہاں روسی گولے نہ گر رہے ہوں۔

دہلی ۲۰ مارچ آج سنٹرل اسمبلی میں فنانس بل پر بحث کا پانچواں روز تھا۔ آج سات ممبروں نے تقریریں کیں۔ ایک ممبر نے تجویز پیش کی۔ کہ وائسرائے ہند کو چاہیئے کہ سپاہیوں کے آرام کے انتظامات کی دیکھ بھال کے لئے ایک خاص افسر مقرر کریں۔

کلکتہ ۲۰ مارچ اتحادی فوج نے مانڈلے کے جنوب میں ایک بہت بڑے علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اتحادی ٹینک اب اس فوج کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ جو جاپانیوں نے مائیکٹلا کے شمال میں جمع کر رکھی ہے۔ اتحادی دستوں نے مانڈلے کی ایک بیرونی بستی امارہ پورہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ سیپو سے ٹومبو جانے والی سڑک سے دشمن کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ سیگاؤ کی پہاڑیوں میں دشمن نے مقابلہ بند کر دیا ہے۔ ۳۶ ویں ڈویژن کے دستے موگاف میں داخل ہو گئے ہیں اور میمیو سیپاؤ روڈ کو کاٹ دیا ہے۔ اراکان میں تماندو کے مورچہ سے بڑھ کر مشرقی افریقین دستوں نے دشمن سے دو گاؤں اور گولہ بارود کا بہت بڑا گودام چھین لیا۔

اتحادی ہوائی جہازوں نے سیام میں غاکناتے کرا پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ اس سے پہلے اتنی دور حملہ نہ کیا گیا تھا۔ بنکاک سیام ریلوے پر بھی بمباری کی گئی۔

واشنگٹن ۲۰ مارچ امریکن فوج منڈاناؤ کے جنوب مغربی سرے کے پاس ایک اور جزیرہ میلاناؤ پر اتر گئی ہے

واردھا ۲۰ مارچ گاندھی جی نے ایک بیان میں کہا۔ کہ سب مذاہب برابر ہیں۔ جو شخص ہندو دھرم کو چھوڑ کر اسلام قبول کرتا ہے۔ وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ کہ اسلام ہندو دھرم سے بہتر ہے۔ حالانکہ مذہب کے معاملہ میں برتری یا کمتری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ان کا اصل مذہب عدم تشدد ہے۔

لاہور ۲۰ مارچ پیپر کنٹرولر پنجاب کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ طباعت کے چھوٹے چھوٹے کاموں مثلاً لیٹر فارم۔ رسید بکیں۔ ووچر کیش میمو وغیرہ نیز ان میگزینوں اور رسالوں کیلئے جنہیں نیوز پرنٹ کا کوٹا نہیں ملا تھا۔ مختلف چھاپہ خانوں کو کاغذ دیدیا گیا ہے ضرورتمند وہاں سے لے سکتے ہیں۔

لنڈن ۲۰ مارچ جنوری ۱۹۴۵ء کے آخر تک رائل ایر فورس کے ہوائی جہازوں نے برلین پر چالیس ہزار ٹن بم گرائے اور امریکن ہوائی جہازوں نے ۱۷ ہزار ٹن۔

لنڈن ۲۰ مارچ کہا جاتا ہے کہ سوویٹ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ جاپان کے ساتھ غیر جانبداری کے معاہدہ کی تجدید نہیں کی جائیگی۔ پہلا معاہدہ ۲۵ اپریل کو ختم ہو رہا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ پورٹ آرتھر کی بندرگاہ جو جاپان نے ۱۹۰۴ء میں روس سے چھین لی تھی روس اب اسے واپس لینا چاہتا ہے۔ اور اس کیلئے بات چیت شروع ہو چکی ہے۔